حصۂ نظم

غزل

''غزل'' کے معنی ہیں محبوب سے باتیں کرنا،عورتوں کی باتیں کرنا،عورتوں سے باتیں کرنا۔عام طور پر غزل میں حسن و عشق کے مضامین بیان کیے جاتے تھے لیکن آہستہ آہستہ دوسرے مضامین بھی داخل ہوتے گئے۔اب غزل میں تقریباً ہر طرح کی باتیں بیان ہوتی ہیں۔غزل آج بھی اردو کی سب سے مقبول صنفِ سخن ہے۔اِس کا ہر شعر مفہوم کے اعتبار سے اپنے آپ میں مکمل ہوتا ہے۔

غزل کی ابتدا قصیدے سے ہوئی۔قدیم عربی شاعری میں قصیدے کے ابتدائی اشعار میں بعض شعر عشقیہ یا بہاریہ ہوتے ہیں۔قصیدے کا پہلا حصّہ ''تشبیب'' کہلاتا ہے۔رفتہ رفتہ تشبیب کے اشعار قصیدے کے علاوہ آزادانہ بھی کہے جانے لگے اور اس طرح غزل وجود میں آئی۔

جس طرح غزل میں مضامین کی قید نہیں ہے اسی طرح اشعار کی تعداد بھی مقرّر نہیں۔عام طور پر غزل میں پانچ یا سات شعر ہوتے ہیں۔لیکن بعض غزلوں میں زیادہ اشعار بھی ملتے ہیں۔کبھی کبھی ایک ہی ردیف وقافیے میں شاعر ایک سے زیادہ غزلیں کہہ دیتا ہے۔ایسی غزلوں کو 'دوغزلہ'، 'سہ غزلہ'، 'چہار غزلہ' وغیرہ کہا جاتا ہے۔

غزل کا پہلا شعر ''مطلع'' کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔مطلعے کے بعد بھی مطلع ہو سکتا ہے۔مطلع کے بعد آنے والے مطلع کو ''حُسنِ مطلع'' کہتے ہیں۔غزل کے آخری شعر میں شاعر اپنا تخلّص استعمال کرتا ہے۔اس شعر کو ''مقطع'' کہتے ہیں۔غزل کا سب سے اچھا شعر ''بیت الغزل'' یا ''شاہ بیت'' کہلاتا ہے۔جس غزل میں ردیف نہ ہو اور صرف قافیے ہوں وہ ''غیر مردّف'' کہلاتی ہے۔وہ بحر، ردیف اور قافیہ جس کے تحت غزل کہی جاتی ہے، اسے غزل کی ''زمین'' کہتے ہیں۔

انشاء اللہ خاں انشاؔ

(1756 — 1817)

سید انشاء اللہ خاں، میر ماشاء اللہ خاں کے بیٹے تھے۔ مرشد آباد (بنگال) میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد دہلی میں شاہی طبیب تھے۔ بعد میں مرشد آباد واپس چلے گئے۔ انشاؔ کی تعلیم وتربیت مرشد آباد میں ہوئی پھر وہ دہلی چلے آئے اور مغل بادشاہ شاہ عالم کے دربار سے وابستہ ہوگئے۔ دہلی سے لکھنؤ پہنچے اور نواب سعادت علی خاں کے دربار سے منسلک ہوئے۔ لکھنؤ ہی میں انتقال ہوا۔

انشاؔ بڑے ذہین تھے۔ طبیعت میں جدّت اور اختراع کا مادّہ فطری تھا۔ کئی زبانیں جانتے تھے جن میں عربی وفارسی کے علاوہ ترکی، پنجابی اور راجستھانی بھی شامل ہیں۔ اُنھوں نے مرزا قتیل کے ساتھ مل کر فارسی میں 'دریائے لطافت' لکھی۔ یہ کتاب اُردو لسانیات اور قواعد پر اوّلین تصنیف سمجھی جاتی ہے۔ ایک مختصر داستان 'رانی کیتکی کی کہانی' لکھی جس میں عربی، فارسی یا ترکی الفاظ استعمال نہ کرتے ہوئے ٹھیٹ ہندی آمیز اُردو لکھنے کا کامیاب تجربہ کیا۔ انھوں نے 'ریختی' لکھی جس میں عورتوں کے جذبات عورتوں ہی کی زبان میں پیش کیے۔

انشاؔ نے ادب کی کئی اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔

5186CH15

غزل

کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے ، باقی جو ہیں تیّار بیٹھے ہیں

نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوُجھی ہیں، ہم بیزار بیٹھے ہیں

یہ اپنی چال ہے افتادگی سے اب کہ پہروں تک
نظر آیا جہاں پر سایۂ دیوار ، بیٹھے ہیں

کہاں صبر و تحمل ، آہ ننگ و نام کیا شئے ہے
یہاں روپیٹ کر ان سب کو ہم یک بار بیٹھے ہیں

بھلا گردش فلک کی چین دیتی ہے کسے اِنؔشا
غنیمت ہے کہ ہم صورت یہاں دو چار بیٹھے ہیں

(انشاءاللہ خاں اِنؔشا)

مشق

لفظ ومعنی

کمر باندھے ہوئے : سفر کے لیے تیار
نکہت : خوش بو، مہک
اٹکھیلیاں : ہنسی مذاق، شرارت، چھیڑ چھاڑ
بادِ بہاری : موسم بہار کی ہوا
اُفتادگی : تھکن سے چور ہونے کے سبب لڑکھڑاہٹ
تحمّل : برداشت
ننگ ونام : عزّت وشہرت
'گردش فلک کی' : قدیم زمانے میں عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ زمین پر بسنے والوں کے لیے تمام مصیبتوں اور پریشانیوں کا سبب آسمان کی گردش ہے۔ فارسی اور اردو شعراء نے اس کا ذکر اکثر اسی حوالے سے کیا ہے۔
ہم صورت : دوست احباب، ایک جیسے

سوالات

1۔ غزل کے مطلع کا مفہوم واضح کیجیے۔
2۔ شاعر نے نکہت بادِ بہاری سے کیا کہا ہے؟
3۔ غزل کے تیسرے شعر کی تشریح کیجیے۔
4۔ چوتھے شعر میں شاعر نے کن چیزوں کے کھونے پر رنج وغم کا اظہار کیا ہے؟
5۔ 'غنیمت ہے کہ ہم صورت یہاں دو چار بیٹھے ہیں' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

زبان وقواعد

غزل میں شامل مرکّب الفاظ کی نشاندہی کیجیے۔

عملی کام

اس غزل کے قافیوں کو ترتیب وار لکھیے ۔